عارف نوشاہی

تذکرۂ شعرائے کشمیر مؤلفہ اصلح

(ترتیبِ متن سے متعلق چند گزارشات)

اصلح کا تالیف کیا ہوا فارسی شعراء کا ایک تذکرہ، فاضل محقق پیر حسام الدین راشدی (متوفی ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء) نے مرتب کیا تھا اور اسے "تذکرۂ شعرای کشمیر تألیف اصلح متخلص بمیرزا" کا عنوان دے کر اقبال اکادمی پاکستان کی طرف سے ۱۹۶۷ء میں شائع کروایا۔ پیر صاحب کی وفات سے ایک سال بعد اکادمی نے پہلے ایڈیشن میں کسی ترمیم و نظرثانی کے بغیر ۱۹۸۳ء میں اس تذکرے کی دوبارہ عکسی اشاعت کا اہتمام کیا۔

سید راشدی مرحوم کی تاریخِ سندھ اور ادبِ فارسی کے لیے جو بیش بہا خدمات ہیں، اس کا اعتراف سبھی کو ہے۔

راقم السطور، راشدی مرحوم کی تحقیقات کا خوشہ چیں ہے اور ان کے علمی کارناموں پر ایک تفصیلی مضمون پاکستان اور ایران میں پیش کر چکا ہے۔۱ یہاں نہایت ادب سے اور مرحوم کی روح کی شادمانی کی دعا کے ساتھ ان کے مرتبہ تذکرۂ شعرائے کشمیر کے بارے میں اپنی دو اختلافی آراء پیش کر رہا ہوں۔ اربابِ تحقیق سے درخواست ہے وہ بھی ان پر غور و فکر فرما کر اِس احقر کی رہنمائی کریں۔

تذکرے کا نام اور خصوصیت:

راشدی مرحوم نے اپنے پیش لفظ بعنوان 'گذارش' میں لکھا ہے: "تذکرے کا نام معلوم نہیں اور نہ مؤلف نے دیباچے میں لکھا ہے۔" ۲۔ مگر "لیاقت لائبریری [کراچی] والے نسخے کے ابتدائی خالی اوراق کے ایک کونے پر تذکرہ شعرای کشمیر لکھا ہوا ہے۔ لہذا ہم نے یہی نام اختیار کیا ہے۔" ۳۔

راقم کے خیال میں تحقیقی کاموں میں اس قسم کی الحاقی تحریروں سے استناد چنداں وقعت نہیں رکھتا۔ مجھے فہرست نویسی مخطوطات کے دوران بارہا ایسی الحاقی تحریروں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے جن میں سے بیشتر گمراہ کن ہوتی ہیں۔ ہوشیار محقق اور فہرست نویس ان سے صاف دامن بچاکر گذر جاتا ہے۔ معلوم نہیں راشدی صاحب نے لیاقت لائبریری کے نسخے کی ایک الحاقی تحریر کو اتنے اہم مسئلے میں کیوں بنیاد بنالیا۔ حالانکہ وہ اس نسخے کو نہایت مغلوط قرار دیتے ہیں۔۴

خود فاضل مرتب کو اعتراف ہے کہ بعض ایسے شعراء بھی اس تذکرے میں آگئے ہیں جن کے کشمیر سے تعلق کی تصدیق انہیں اس وقت تک نہیں ہو سکی تھی۔ بلکہ ایک آدھ شاعر کے متعلق تو یہ گمان ہے کہ وہ برصغیر میں غالباً کبھی نہیں آیا۔۵

اس کے باوجود راشدی مرحوم کا اس تذکرے کو 'تذکرۂ شعرائے کشمیر' قرار دینا تعجب انگیز ہے۔

اس تذکرے میں کل تین سو پانچ شعراء مذکور ہیں اور خود فاضل مرتب نے ان کی جو نسبت مکانی متعین کی ہے اس کے مطابق اس تذکرے میں ایک سو گیارہ کشمیری شعراء اور اٹھاون غیر کشمیری شعراء کا ذکر ہوا ہے جب کہ ایک سو چھتیس شعراء کی

نسبت مکانی معلوم نہیں ہو سکی۔٦ یعنی کشمیری اور بقیہ شعراؑ کا تناسب ۱۱۱ : ۱۹۳ کا ہے۔ لہذا یہ تذکرہ کیوں کر کشمیر سے مختص اور منسوب کیا جا سکتا ہے؟

اصلح نے اپنے دیباچے میں جو راشدی مرحوم کے خیال میں 'سرسری اور ناقص' ہے۔ے اپنے تذکرے کی یہ خصوصیت بتائی ہے کہ یہ "شہنشاہ فریدون آستان، سایۂ قادر منان، حضرت خلد مکان" کے زمانے سے لے کر "۔۔۔ ناصرالدین محمد شاہ غازی" کے عہد تک کے شاعروں کا تذکرہ ہے۔۸ یعنی خود مصنف نے اپنے تذکرے میں مذکور شعراؑ کی زمانی حدود متعین کی ہیں، مکانی (کشمیر) نہیں۔ راشدی مرحوم نے 'حضرت خلد مکان' سے مراد اورنگ زیب عالمگیر (زمانۂ حکومت ۱۰٦۹-۱۱۱۸ھ) لیا ہے۔۹ مگر خود ہی بعض شعراء، مثلاً مرزا مقصود کاشی متوفی ۹۸۷ھ کا زمانۂ حیات ایسا مقرر کیا ہے جو اکبر، جہانگیر اور شاہجہان کے ادوار سے متعلق ہے۔

اصلح کا تعلق چونکہ کشمیر سے ہے لہذا اس نے حب الوطنی کے جذبے کے تحت متعدد ہم وطن شعراؑ کو اپنے تذکرے میں شامل کرلیا۔ مگر یہ کہ تذکرۂ اصلح مکمل طور پر کشمیری شعراؑ کا تذکرہ ہے، ایک محل نظر رائے ہے۔ ہم احتیاط کے ساتھ اس کتاب کو مغلیہ دور کے شعراؑ کا تذکرہ کہہ سکتے ہیں جن کا تعلق مختلف علاقوں سے تھا۔

تذکرے کا مصنف:

اس میں تو کوئی کلام نہیں کہ یہ تذکرہ اصلح ہی کی تالیف ہے۔ راشدی مرحوم نے اپنے دیباچے میں مصنف کے بارے میں دو باتیں لکھی ہیں:

۱۔ "۔۔۔ نہ خود شاعر کی حیثیت سے انہوں (یعنی اصلح)

نے اپنا حال تذکرے میں شامل کیا ہے - اس لیے نہیں کہا جا سکتا کہ نام کے اور اجزا کیا تھے- نیز یہ بھی نہیں معلوم کہ میرزا ہی تخلص تھا یا میرزا اصل تخلص کا اضافی اور عرفی جزو ہے"-

۲ - "ان کی شاعری (یعنی اصلح کی) کا نمونہ ہمارے سامنے نہیں" - ۱۱

ان دونوں بیانات پر دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہے- کیونکہ میرے خیال میں اس تذکرے میں مصنف کا خود نوشت حال بھی ہے اور نمونۂ کلام بھی- میری معروضات حسب ذیل ہیں:

تذکرہ شعرائے کشمیر میں "محمد اصلح اشہر" عنوان کے تحت حسب ذیل ترجمہ مسطور ہے:

> " خادم فقرای صاحب اثر محمد اصلح اشہر- از خانہ زادان موروثی شہنشاہ سلیمان بارگاہ محمد شاہ است و بہ تعیناتی . . . در خدمت صاحب کمالان و بندگی درویشان همیشه ممتاز . . ."-۱۲

اس کے بعد ردیف الف میں اس کی غزلوں سے پندرہ متفرق اشعار بطور نمونہ درج ہوئے ہیں- فاضل مرتب نے اسی ضمن میں حاشیے میں وضاحت کی ہے "هشت بیت و عبارت از شرحِ حال خوانده نشد"-۱۳ یعنی اشہر کے کلام سے آٹھ اشعار اور حالات زندگی نسخے سے پڑھے نہیں جا سکے -

یہ محمد اصلح اشہر کون ہے؟ تذکرۂ شعرائے کشمیر کے آخر میں فہرست اعلام میں فاضل مرتب و فہرست ساز نے 'اشہر، میرزا محمد اصلح' کے سامنے شمارہ ہائے صفحات ۱، ۱۳ کا اندراج کیا ہے -۱۴ متن میں صفحہ ایک پر دیباچۂ مؤلف کے ضمن میں 'اصلح متخلص بمیرزا' کا ذکر ہے، جب کہ صفحہ ۱۳ پر 'محمد اصلح اشہر' کا-

یعنی فاضل مرتب نے دونوں کو ایک ہی شخص سمجھتے ہوئے یکجا ذکر کیا ہے، ورنہ صفحہ ۱ پر مذکور اصلم متخلص بہ میرزا کا ذکر فہرست اعلام میں 'میرزا' یا 'اصلم' کے تحت ہونا چاہیے تھا۔ گویا فاضل مرتب نے فہرست اعلام میں بالواسطہ طور پر یہ تسلیم کیا ہے کہ اصلم متخلص بہ میرزا اور محمد اصلم اشہر ایک ہی شخص ہے، ہر چند راشدی مرحوم نے اپنے پیش لفظ میں نام کی اس شباہت کی طرف اشارہ نہیں فرمایا۔

اصلم کے والد، تین چچا، خُسر-۱۵ اور چچا اور پھوپھی کے بیٹے سب شاعر تھے اور اُن کے حالات زندگی اس تذکرے میں موجود ہیں۔ اصلم جو خود شاعر تھا وہ اپنے حالات اس تذکرے میں کیوں نہ لکھتا؟ اگر تھوڑی دیر کے لیے یہ فرض کرلیں کہ محمد اصلم اشہر کے تحت جس شخص کے حالات اور اشعار نقل ہوئے ہیں وہ کوئی دوسرا اصلم ہے تو اس کے باوجود ہمارے مصنف کا شاعر ہونا تذکرے کی ایک اور داخلی شہادت سے پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے اور اس کی شاعری کا 'نمونہ' بھی ہمیں ملتا ہے۔ وہ یوں کہ مصنف نے محمد علی رایج سیالکوٹی کے حالات میں رایج کا ایک شعر نقل کرنے کے بعد یہ عبارت لکھی ہے "فقیر حقیر ہم در تتبعش بیتی فکر کردہ" ۱۶۔ اس کے بعد اپنا شعر درج کیا ہے۔

اب ہم پھر اُسی فارسی عبارت کی طرف رجوع کرتے ہیں جو محمد اصلم اشہر عنوان کے تحت اِس تذکرے میں نقل ہوئی ہے اور اس کا تجزیہ پیش کرتے ہیں۔

۱۔ "خادم فقرای صاحب اثر" موجودہ املا میں اس عبارت کا مفہوم یہ ہے "تاثیر رکھنے والے فقراءٔ کا خادم" مگر یہ عبارت یوں بھی پڑھی جا سکتی ہے: "خادمِ فقرا، صاحب اثر" یعنی فقراءٔ کا خادم اور اِس اثر (کتاب) کا صاحب (مالک/مصنف)۔

۲- "اثر" کے وزن پر "اشہر" لکھا گیا ہے۔ یعنی محمد اصلح کا تخلص اشہر ہے جو بالکل واضح ہے۔ اس طرح راشدی مرحوم کا وہ ابہام دور ہو جاتا ہے کہ "نہیں معلوم کہ میرزا ہی تخلص تھا یا میرزا اصل تخلص کا اضافی اور عرفی جزو تھا"۔

۳- "از خانہ زادان موروثی ..." صاحبِ تذکرہ کا والد سرکاری عہدہ دار تھا اور اصلح اشہر بھی خود کو محمد شاہ کا موروثی ملازم بتا رہا ہے۔

۴- صاحبِ تذکرہ اصلح، کا زمانۂ حیات محمد شاہی دورِ حکومت ہے اور اصلح اشہر بھی اسی عہد کا شاعر ہے۔

دونوں شاعروں کے ناموں میں مشابہت اور حالاتِ زندگی میں مطابقت ہے کم از کم میں تو یہی نتیجہ اخذ کرتا ہوں کہ صاحبِ تذکرہ کا نام محمد اصلح اور تخلص اشہر ہے اور محمد اصلح اشہر کے تحت جو حالات اور اشعار درج ہوئے ہیں وہ خود صاحبِ تذکرہ کے ہیں۔

یہ مقالہ تحریر کرتے وقت تذکرۂ اصلح نسخۂ لیاقت لائبریری کراچی تک رسائی نہیں تھی۔ ممکن ہے اصلح کے حالات کے سلسلے میں وہ عبارت جو بقول راشدی صاحب پڑھی نہیں جا سکی، اس احقر کے سامنے ہوتی تو کچھ اخذ و اقتباس کر سکتا اور مصنف کے حالات کے سلسلے میں بات آگے بڑھتی۔

حواشی

۱- ملاحظہ ہو راقم السطور کا مقدمہ بر "ریاض العارفین" تالیف آفتاب رائے لکھنوی، بہ تصحیح حسام الدین راشدی، شائع کردہ مرکز تحقیقاتِ فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ۱۹۸۲ء، جلد

دوم ـ اور میرا مقالہ بعنوان 'کارنامۂ سید حسام‌الدین راشدی' جو تہران کے مجلّے 'آیندہ' جلد ۱۱، بہمن ۱۳٦۳ش، ص ۸۴۳ - ۸۴۹ اور اورینٹل کالج میگزین لاہور شمارۂ مسلسل ۲۲۸- ۲۲۹ صفحات ۱۵۳ ـ ۱٦۰ میں شائع ہوا ـ

۲- تذکرہ شعرای کشمیر تالیف اصلح متخلص بمیرزا، دیباچۂ مرتب، ص ۱۴ ـ

۳- ایضاً، ص ۱۴ حاشیہ ـ

۴- ایضاً، ص ۲ ـ

۵- ایضاً، ص ۱۵ ـ

٦- شعراء کی نسبتِ مکانی اور زمانۂ حیات کا تعین فاضل مرتب نے کتاب کے شروع میں 'فہرستِ مطالب' میں کیا ہے ـ

۷- تذکرۂ شعرای کشمیر، ص ۱۳ ـ

۸- ایضاً، متن، ص ۲ ـ

۹- ایضاً ـ

۱۰- ایضاً، گذارش، ص ۱۳ ـ

۱۱- ایضاً ـ

۱۲- ایضاً، متن، ص ۱۳ ـ

۱۳- ایضاً، متن، ص ۱۴ ـ

۱۴- ایضاً، ص ٦۳۷ ـ

۱۵- راشدی مرحوم نے شیخ محمد مسلم صنعی کو اصلح کا خسر بتایا ہے (گذارش، ۱۲) مگر اصلح نے اس تذکرے میں شیخ عبداللہ مجرم کے حالات کے ضمن میں انھیں اپنا خسر لکھا ہے (ص ۳۵۹) ـ

۱٦- تذکرہ شعرای کشمیر، ص ۹۷ ـ